طلب شفاعت نبوی ﷺ

امام محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلاً مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٍ

ترجمہ: اور جو شخص بدیر ملنے والے نفع (ثوابِ آخرت) کو جلد حاصل ہونے والے فائدے (نفع دنیوی) کے عوض خریدتا یا بیچتا ہے، اس کا خسارہ (خرید و فروخت کی ہر صورت میں) ظاہر ہوتا ہے (خواہ وہ) نقد قیمت اور حاضر مال (کا بیوپار) ہو یا نقد قیمت اور بعد میں دیئے جانے والے مال (کی خرید وفروخت)

وَاِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمٍ

اگر میں گناہ کروں تو بھی نبی اکرم ﷺ سے میرا عہد ٹوٹنے والا نہیں اور نہ ہی میرا رشتہ منقطع ہونے والا ہے۔

فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

آنحضرت ﷺ سے میرا تعلق اس لئے منقطع نہ ہوگا کیونکہ میرے نام میں ''محمد'' کا لفظ ہے، اس وجہ سے میرے لئے ان کی جانب سے عہد و پیمان ہے اور وہ دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں (یعنی چونکہ میرا نام محمد ہے اس لئے مجھے آنحضرت ﷺ سے یک گونہ تعلق ہے اور حضور ﷺ اس تعلق کو باقی رکھیں گے)۔

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ اٰخِذًا بِيَدِيْ فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر آنحضرت ﷺ آخرت میں اپنے فضل و کرم سے میری دست گیری نہ فرمائیں گے تو میرے پاؤں پھسل جائیں گے اور میں نجات نہ پا سکوں گا۔

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

آنحضرت ﷺ کی (ذاتِ گرامی اس بات سے) منزہ اور اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کے مکارم وعطا سے امیدوار کو محروم کر دیا جائے یا آپ ﷺ کی پناہ چاہنے والا بے عزت ہو کر لوٹ جائے۔

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

جب سے میں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنے افکار کے لئے لازمی حصہ قرار دیا ہے میں نے اسے اپنی نجات کا بہترین ضامن پایا ہے (یعنی آنحضرت ﷺ کی سیرت نگاری بہترین ذریعۂ نجات ہے)۔

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

آنحضرت ﷺ کی تونگری بدنصیب و مفلس ہاتھوں کو بھی (تہی دست نہیں چھوڑتی بے شک آپ ﷺ کی عطاؤ بخشش) بارش (کی طرح ہے جو) ٹیلوں پر (بھی) پھول اگاتی ہے (جس طرح بارش سے سرسبز زمین ہی نہیں بلکہ ٹیلے بھی گل وریحان سے لہلہا اٹھتے ہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا فیض صرف خوش نصیبوں اور امراء ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے بدنصیب اور مفلس بھی بہرہ وافر پاتے ہیں)۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرَمِ

میں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت نگاری کر کے دنیوی پھول (مال ومتاع دنیوی) کی خواہش نہ کی جیسے زہیر (بن ابی سلمیٰ) کے ہاتھوں نے ہرم (بن سنان) کی تعریف کر کے چنا (میں نے زہیر کی طرح کسی دنیوی لالچ کے باعث آنحضرت ﷺ کی مدح نہیں کی ہے)۔